Misconception: Muslim women must fully cover up in Islam

غلط فہمی : اسلام میں مسلمان خواتین کا خود کو مکمل طور پر ڈھپنا ضروری ہے

پس منظر : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب مسلمان خواتین سب کے درمیان جائیں تو اپنے چہرئے سمیت پورئے جسم کو ڈھانپ لیں ۔ مسلمان خواتین کے لباس کا طریقہ کار ایک ایسا موضوع ہے جس پر نہ صرف مغربی میڈیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک میں بھی بہت زیادہ فوکس کیا جاتا ہے، تاہم اسے ابھی تک بہت بگاڑا گیا ہے اور غلط طریقے سے سمجھا گیا ہے۔

سب سے پہلے ، قرآن کے مطابق، مرد اور عورت دونوں کے لیے لباس پہننے کے طریقہ کار کا سب سے اہم اصول درج ذیل ہے:

ائے آدم کی اولاد، بےشک ہم نے تمھاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمھاری شرم کی چیزیں چھپائے، اور ایک وہ کہ تمھاری آرائش۔ اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ [7 : 26]

راست بازی \ تقوی کا لباس ایک ایسا لباس منتخب کرنے کی طرف اشارہ کر سکتا ہے جو اس معیار کی عکاسی کرئے یا کسی ایک کا اپنے آپ کو نیک \ متقی طرز عمل میں ڈھال لینا بہترین ہے ، یا دونوں باتیں ہو سکتیں ہیں ۔

مندرجہ ذیل آیات خواتین کو اپنی شرمگاہوں (یعنی جنسی اعضاء) کی حفاظت اور اپنے سینوں کو ڈھاپنے کا حکم دیتی ہیں:

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے بےشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے ۔

" اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے، اور ڈوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں، یا اپنے باپ، یا شوہروں کے باپ، یا اپنے بیٹے، یا شوہروں کے بیٹے، یا اپنے بھائی، یا اپنے بھتیجے، یا اپنے بھانجے، یہ اپنے دین کی عورتیں، یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں، یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں، یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔ اور اللہ کی طرف توبہ کرو، ائے مسلمانو ! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ"۔

[24 : 30 – 31]

مندرجہ بالا آیت سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ خواتین کے لباس کے طریقہ کار سے دو قسم کی خوبصورتی کو بیان کیا جا سکتا ہے۔

1 ۔ جو ظاہر ہو (اس کو سب کے سامنے ظاہر کیا جا سکتا ہے)

2 ۔ جو پوشیدہ ہو (اس قسم کی خوبصورتی کو سب کے سامنے ڈھاپنا چاہیے ، لیکن پاؤں کی جھنکار سے یا چلنے \ قدم کی آواز سے ظاہر ہو سکتا ہے)

پاؤں کی اس طرح کی جھنکار سے یا چلنے کی آواز جسم کے بہت کم حصّوں کو ظاہر کر سکتی ہے ، مثال کے طور پر شرم گاہوں، کولہے، رانوں ، سینہ، کولہے ، پس جسم کے یہ حصّے پاؤں کی جھنکار سے ظاہر نہیں ہوتے اس لیے انھیں پوشیدہ خوبصورتی کا حصّہ نہیں سمجھنا چاہیے اور اس لیے یہ ظاہری خوبصورتی کا حصّہ ہیں ۔ یقینی طور پر

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ، ایسے اعضاء جیسے کہ چہرہ ، بال، ہاتھ وغیرہ واضح طور پر خوبصورتی کے اس زمرئے میں نہیں آتے جنھیں پوشیدہ رکھا جائے۔

مزید براں ، یہ آیت واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اسطرح کے کہنے سے یہ کس قسم کی خوبصورتی کی طرف اشارہ کر رہی ہے ---" کہ وہ بچے جنھیں ابھی تک خواتین کی خدوخال کا اندازہ نہ ہو " جسکا مطلب یہ ہے کہ ایک خاتون کے لیے کیا مخصوص ہے (یعنی کہ مرد اور عورت کے درمیان کیا فرق ہے) اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں .

یہ افہام و تفہیم روزانہ وضو کے دوران جسم کے حصّوں کو پاک و صاف کرنے کے لحاظ سے قرآن کی ہدایت کے مطابق فٹ بیٹھتی ہے (ہاتھ، بازو، چہرہ، سر، اور پاؤں)، دیکھیے 5 :6 ، 4 : 43 .

ایک ہیڈ سکارف (عام طور پر" حجاب" کہا جاتا ہے) جسے اکثر مسلمان خواتین پہنتی ہیں ، تاہم یہ لفظ قرآن میں اسطرح استعمال نہیں کیا گیا . درحقیقت ، یہاں تک کہ " حجاب " کا استعمال ایک کپڑئے کی بنی ہوئی چیز کے طور پر بھی نہیں کیا گیا اور عام الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو ، جیسے کہ رکاوٹ ، سکرین، اکیلا پن . تمام آیات جن میں یہ لفظ موجود ہیں وہ درج ذیل ہیں : 7 : 46 ، 33 : 53 ، 38 : 32 ، 41 : 5 ، 42 : 51 ، 17 : 45 ، 19 :17 ، 83 : 15 . اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ مومن مرد اور خواتین ایک دوسرئے کی کمپنی میں آزادانہ طور پر کھانا کھا سکتے ہیں ، چاہے وہ خاندان کے لوگ ہو یا دوست احباب [24 : 61] ، پس ایک پردہ جس میں چہرہ چھپایا جاتا ہے (جسکو عام طور پر " نقاب " کہا جاتا ہے ، یا مکمل پردہ جسکو " برقعہ " کہا جاتا ہے) جو ظاہری طور پر ناقابل عمل ہے . ایک بار پھر ، لباس کے اسطرح کے طریقہ کار قرآن میں کہیں بھی موجود نہیں .

جب مندرجہ ذیل صورت حال ہو تب لباس کے طریقہ کار کے لحاظ سے ایک اور عام غلطی پائی جاتی ہے . تب یہ مخصوص آیت تمام حالات پر لاگو ہوتی ہے :

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

"ائے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے .

اگر باز نہ آئے منافق اور جنکے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے تو ضرور ہم تمھیں ان پر شہ دیں گے پھر وہ مدینہ میں تمھارئے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑئے دن-" [33 : 58 – 60]

* نقصان کا پہنچائے جانا پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے ، اور اسکا دوبارہ حوالہ 33 : 58 سے دیا جاتا ہے ، جس کا ذکر لباس میں ترمیم سے پہلے کیا گیا ہے .

جب مندرجہ بالا آیت کا اطلاق قابل عمل سمجھا گیا تو غلطی کھل کے سامنے آئی۔ آیات قصورورں کے ساتھ اہم نتائج کے ساتھ کھلی دشمنی کے معاملات طے کرتی ہے ، اگر اس رویے کو نہ روکا گیا . کھلی دشمنی براہ راست اس شخص سے ہے ، پس خواتین کو اپنی بیرونی پوشاک کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ سب لوگوں کے سامنے پہچانی جائیں اور انھیں نقصان نہ پہنچایا جا سکے۔ ان آیات میں حل تلاش کرنے کے لیے تجاویز پیش کی گئیں ہیں اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے چار جاتوں کا اس جگہ پر ہونا ضروری ہے :

1 . کھلم کھلا دشمنی یا نقصان پہنچانا پہلے سے ہی کیمیونٹی میں موجود تھا اور براہ راست خواتین سے متعلق تھا۔

2 . بیرونی لباس میں تبدیلی اور جرم کرنے والوں کے نتائج کو اس شناخت کے طریقے کار سے روکا نہیں گیا اس کے لیے ضروری ہے کہ کیمیونٹی کو اس کا علم ہو یا کیمیونٹی کے درمیان ہونے والی عام بات ہے۔

3 ۔ لباس میں ترمیم کی تجاویز ایک گروپ کا دوسرئے گروپ سے فرق پیدا کرنے کے لیے کافی تھی ۔

4 ۔ لڑنے \ بے دخل کرنے کا اختیار ان لوگوں کے لیے اپنی جگہ پر تھا جو اس رویے پر باضد تھے۔ یا بات واضح ہے ، یہ مخصوص معیار ان آیات پر عمل کرنے کے لیے پورا اترتا ہے ، پس یہ ایک عالمگیر اصول نہیں ہے ۔ یہ صورت حال کے ساتھ مخصوص ہے ، جیسے کہ ، اگر کیمیونٹی کا ایک حصّہ مومن خواتین یا عام خواتین کے خلاف ہو جائے اور مومن مرد ملک میں کچھ اختیار رکھتے ہیں ، تب وہ اس حل کو استعمال کر سکتے ہیں ، جرم کرنے والوں کے لیے عذر کی گنجائش کے بغیر پرمؤثر طریقے سے انھیں خبردار کر سکتے ہیں ۔

عام طور پر ان آیات کی تشریح اس لحاظ سے کی جاتی ہے کہ مسلمان خواتین جب بھی باہر جائیں یہاں تک کہ امن کے اوقات میں بھی تو وہ اپنی بیرونی پوشاک کو لمبا کرلیں (یا اپنے اوپر کھینچ لیں) ۔ تاہم ، یہ فرض کرتے ہوئے اس کی آسانی سے تردید کی جا سکتی ہے کہ اگر اس طرح کا معاملہ تھا اور کھلی دشمنی تب سامنے آ جائے ، لباس میں ترمیم کی پیش کردہ تجویز پہلے سے ہی ان آیات میں موجود تھی ، پس ترمیم کا اطلاق جو ان آیات میں موجود تھا وہ لاگو نہ کیا جا سکا ، پس جس حل کا حوالہ ان آیات میں پیش کیا گیا ہے وہ بے اثر ہے ۔

تاہم ان آیات سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جب خواتین باہر جائیں تو بیرونی لباس پہننا ان کا عام معمول تھا ۔

مندرجہ ذیل آیت ظاہر کرتی ہے کہ اسطرح ملبوس ہونا معمول تھا لیکن اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ مخصوص حالات میں اس لچک کی اجازت ہے ، جب تک ہم شرم و حیاء کے احساس میں رہتے ہیں ۔ اس کا سیاق و سباق گھریلو آداب کے ساتھ منسلک ہے:

"اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے *بالائی کپڑئے اتار رکھیں جب کہ سنگھار نہ چمکائیں اور ان سے بھی بچنا ان کے لیے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے ۔" [24 : 60]

* عربی لفظ " ثیابہہ " ہے اور جو عام لباس \ گاؤن کو ظاہر کرتا ہے ۔

اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ قرآن میں متقی یا مومن مرد اور خواتین کے لباس کی تمام مثالیں لباس پہننے پر مشتمل ہیں ، مثال کے طور پر 18 : 31 ، 22 : 23 ، 24 : 58 ، 24 : 60 ، 35 : 33 ، 74 :4 ، 76 :21 ۔ اس کے علاوہ ، لوگوں کو کپڑئے فراہم کرنا ایک خیراتی یا نیک عمل سمجھا جاتا ہے [4 : 5 ، 2 : 233 ، 5 : 89] ۔

جیسے کہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ، قرآن ہمیں باقی باتوں میں لچکدار راہنمائی کے ساتھ ایک سادہ بنیادی قوانین کا مجموعہ فراہم کرتا ہے، جسے ہم مختلف حالات \ معاشرئے \ فنکشن پر لاگو کر سکتے ہیں ۔ یہ لچک رحمت ہے لیکن بد قسمتی سے مختلف مکتب فکر اور مذہبی راہنماؤں نے اس کا غلط استعمال کرتے ہیں جو اپنے اضافی احکام جاری کر دیتے ہیں اور نتیجے کے طور پر دوسرئے قوانین کے مقابلے میں بنیادی قوانین پر ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو جاتا ہے ۔